Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

اشتہار کی شرعی حیثیت سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

Legal Status of Advertisement in the Light of the Prophetic Biography (PBUH)

Dr. Shahab Naimat Khan*
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BUITEMS University, Quetta
Dr. Shabir Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BUITEMS University, Quetta

Abstract

This research article explores the concept and historical foundation of advertising in Islam, with particular emphasis on its presence and application during the era of the Prophet Muhammad (peace be upon him). While advertising is commonly perceived as a modern commercial phenomenon, this study highlights that various forms of announcements, proclamations, and public information strategies were employed in the early Islamic period for social, religious, and economic purposes. Drawing on classical Islamic sources, especially the Prophetic traditions and Seerah literature, the paper investigates how announcements were used to disseminate messages, promote trade, declare public warnings, and organize communal activities. The paper concludes by suggesting guidelines for developing ethical advertising standards in the light of Prophetic teachings.

Keywords: Advertisement, Seerah, Status in Shariah, Prophetic Era, Commercial Advertisement

تعارف:

حضرت محمد ﷺ کی ذات قرآن و حدیث کا عملی نمونہ تھی۔ جو جو اصول و ضوابط اسلام میں بیان ہوئے آپ ﷺ کی ذات اقدس سے ان کا عملی ظہور ہوا اور اسلام کی خوبصورتی اور حسن یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو کسی بھی مقام پر بے یار ومدد گار نہیں چھوڑتا اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کے لیے ہدایات و رہنمائی کے بنیادی اصول مہیا کرتا ہے۔ اس کے بیان کردہ عقائد ہوں، قوانین عبادات ومعاملات ہوں یا پھر ان کا تعلق معاشرت واخلاق سے ہو یہ سیر حاصل اصول وقواعد کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور نبی کریم علیہ اَفضل الصلوٰت والتسلیمات کی سیرت ان کی عملی صورت فراہم کرتی ہے۔ ہر دور میں انہی اصول وقواعد کو سامنے رکھ کے نئے پیش آنے والے مسائل و صورتحال کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ماہرین فن ان میں اپنے علم وفقہ کی بنا پر اپنی آراء کااظہار کرتے ہیں۔

* Email of corresponding author: shahab.naimat@gmail.com

انہی جدید پیش آمدہ اشیاء میں سے ایک چیز 'اشتہار' ہے۔ جو اس وقت پوری دنیا میں نہ صرف عام ہے بلکہ اس کی اہمیت اور ضرورت کی وجہ سے کئی کمپنیاں اس کام کو انجام دینے کے لیے وجود میں آئی ہیں اور تجارتی علوم میں اس کو ایک مضمون کی حیثیت حاصل ہے اور مختلف ڈگریوں میں اس کو باقاعدہ نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر موجودہ تجارت میں سے اشتہار اور اشتہاری ذرائع کو ہٹا دیا جائے تو پیداواری کمپنیوں کو گاہک تک اپنی آواز پہنچانا ناممکن نہیں تو کم از کم مشکل ضرور ہے۔ اسی لیے پیداواری کمپنیاں اپنی تجارت کے فروغ کے لیے 'اشتہار' پر بھاری رقوم لگاتی ہیں اور پھر وہی لاگت قیمت میں شامل کر کے صارفین سے وصول کرتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد اکرام الاسلام اور محمد زاہد العالم کے مقالہ کے مطابق اکثر کمپنیاں اپنے بجٹ کا تقریبا ۲۵ فیصد حصہ اشتہارات پر لگاتی ہیں۔(۱)

اس مقالہ میں نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں اشتہار کی شرعی حیثیت کو دیکھا جائے گا کہ آیا یہ آپ ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھا یا نہیں؟ اگر موجود تھا تو اس کی مثالیں کیا ہیں؟

اَدبیات کا جائزہ

اشتہار پر انگریزی زبان میں کافی کام ہوا ہے، لیکن وہ کام کسی مذہبی نقطہ نظر سے نہیں کیا گیا، بلکہ اس اعتبار سے کیا گیا ہے کہ اشتہارات موجودہ دور کے کاروباری معاملات میں بہت اہمیت رکھتے ہیں اور تجارتی کمپنیاں اپنی پیداوار کی معلومات صارفین تک پہنچانے کے لیے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر اپنے اشتہارات دیتی ہیں اور اس پر اچھا خاصہ پیسہ لگاتی ہیں۔ ان کتابوں میں کچھ تو ایسی ہیں جو درسی انداز میں لکھی گئی ہیں، جن میں سوالات، مشقیں وغیرہ درج کی گئی ہیں، اور کچھ اس انداز سے لکھی گئی ہیں کہ ان میں تجربات کی بنیاد پر مثالیں بیان کی گئی ہیں اور ان کی روشنی میں نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل کتابیں بطور مثال پیش کی جا رہی ہیں:

1. Advertising and Promotion by George E.Belch, Michael A.Belch and Keyoor Purani
2. Basic Principles of Advertising and Public Relation by Dr. Bandana Pandey
3. Contemorary Advertising by William E Arens
4. Advertising Management by Rajeeve Batra, John G.Myers and David A.Aaker
5. Advertisig by Tony Yeshin

اسی طرح عربی زبان میں بھی اس پر کچھ مقالات لکھے گئے ہیں، لیکن وہ سیرت طیبہ کو سامنے رکھ کر یا سیرت طیبہ کی روشنی میں نہیں لکھے گئے، اگرچہ ان میں کسی قدر اسلامی نظریہ کو سامنے رکھا گیا ہے، جیسے:

۱۔ 'الاعلان عن منظور اسلامی' از استاد احمد عیساوی۔ اس کتاب میں مغربی اشتہار کو اس کی ماہیت، ذمہ داریوں، مقاصد اور تنقیدات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور پھر اسلامی اشتہار کو اس کے اہداف، ذمہ داریوں اور اجتماعی، ثقافتی اور تعلیمی اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ 'الاعلانات التجاریۃ أحکامھا وضوابطھا فی الفقہ الاسلامی' از ڈاکٹر عبد المجید الصلاحین۔ یہ ایک آرٹیکل ہے جو مجلۃ الشریعۃ والقانون، جامعہ الامارات العربیۃ المتحدۃ' کے اکیسویں شمارے میں ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا ہے۔ اس مقالہ میں اگرچہ اشتہار کو فقہی اعتبار سے بیان کیا گیا ہے اور اس کے ارکان وغیرہ کو بھی ذکر کیا گیا ہے، لیکن سیرت کے حوالہ سے اس کو نہیں لکھا گیا۔

۳۔'ضوابط المنافسة فی التنمیة المالیة'محمد سندہ۔ یہ ان کا ایم اے کا مقالہ ہے اور جامعہ دمشق میں غیر مطبوعہ طور پر موجود ہے۔ اس مقالہ میں اقتصادی اشیاء کو بڑھانے کے بارے میں بات کی گئی ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام نے انسان کے سامنے مال بڑھانے کے کون کون سے میدان کھلے رکھے ہیں اور اسے زراعت، صنعت کاری اور تجارت پر ابھارا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور ایمانی قواعد کو بیان کیا گیا ہے جو ان اقتصادی اشیاء کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

اشتہار کیا ہے؟

اردو کے الفاظ 'تشہیر اور اشتہار' سے زیادہ انگریزی کا لفظ 'ایڈورٹائزمنٹ یا ایڈورٹائزینگ' آج کاروباری دنیا میں زیادہ مشہور ہے اور جب اردو کا لفظ 'اشتہار' استعمال ہوتا ہے تب بھی وہی معنی لیے جاتے ہیں جو انگریزی کے لفظ 'ایڈورٹائزینگ' کے ہیں۔ اور یہ ایڈورٹائزینگ کا لفظ اردو کے لفظ تشہیر یا اشتہار سے زیادہ عام ہے اور اس کے اسی عام مفہوم میں مصنوعات کی تشہیر، ان کی فروخت میں اضافہ، اس مصنوعات کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں مثبت رائے کا قیام اور لوگوں کو اپنی مصنوعات خریدنے پر آمادہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔(۲)

یہاں ایک بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ اشتہار، اعلان یا ایڈورٹائزینگ دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں: ایک طرح سے تو یہ الفاظ اس جگہ استعمال ہوتے ہیں جہاں لوگوں کو کسی چیز کی ہدایت کرنا ہو اور اس سے کوئی خاص مقصد حاصل کرنا ہو، جیسے شعبہ زراعت کے کسانوں کے لیے اشتہار وغیرہ جبکہ دوسری طرح یہ الفاظ وہاں استعمال ہوتے ہیں جہاں مصنوعات بنانے والے اور ان کو استعمال کرنے والوں کے درمیان تبادلہ خیال ہو اور جس سے مقصد مصنوعات کو فروخت کرنا یا فروخت کو بڑھانا ہو۔(۳)

ا۔ عہد نبوی میں اشتہار

اشتہار کے دو معنی گزشتہ عنوان کے تحت بیان ہو چکے ہیں۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ اشتہار ایک تو اس جگہ استعمال ہوتا ہے جہاں مصنوعات بنانے والے اور انہیں استعمال کرنے والوں کے درمیان رابطہ ہوتا ہے اور اس سے مقصد مصنوعات کی فروخت کو بڑھانا ہوتا ہے، جبکہ اشتہار دوسری طرح وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں لوگوں کو ہدایت دینا یا کوئی خاص مقصد حاصل کرنا ہوتا ہے۔ آج کل اردو میں جب لفظ 'اشتہار' بولا جاتا ہے تو اس سے تجارتی اشتہار مراد ہوتا ہے اور جب اعلان بولا جاتا ہے تو اس سے مراد اشتہار کے اوپر بیان شدہ دو معنوں میں سے دوسرا معنی ہوتا ہے۔ عہد نبوی میں دونوں معنی کے اشتہارات موجود تھے۔ تجارتی اشتہار کے بارے میں مثالیں اگلے عنوان میں درج کی جائیں گی، جبکہ اعلان کے معنی میں اشتہار کی مثالیں اس عنوان کی تحت بیان کی جا رہی ہیں:

الف: سراقہ بن مالک کا قصہ

قریش نے یہ اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمد (ﷺ) یا ابو بکر صدیق کو قتل کرے یا زندہ پکڑ کر لے آئے تو ہر ایک کے بدلہ میں اسے الگ الگ سو اونٹ دیے جائیں گے۔ خود سراقہ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس قریش کے پیامبر آئے اور یہ پیام دیا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر ہر ایک پر دیت (سو اونٹ) انعام رکھا ہے جو انہیں قتل کرے یا زندہ پکڑ کر لائے۔ میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلسوں میں سے

ایک مجلس میں بیٹھا تھا کہ ان میں سے ایک شخص آیا اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل کی طرف ایک قافلہ دیکھا ہے، میں خیال میں وہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا: میں سمجھ گیا کہ وہ وہی ہیں۔ میں نے اس سے کہا: یقیناوہ وہ نہیں ہیں بلکہ تم نے فلان فلان کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے گئے ہیں۔ پھر میں تھوڑی دیر اسی مجلس میں رہا، پھر میں اٹھ گیا اور اپنے گھر میں داخل ہوا۔ میں نے اپنی باندی کو حکم دیا کہ میں گھوڑا نکالو اور فلاں ٹیلہ کے پیچھے لے جاؤ اور میرا انتظار کرو۔ میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کے پیچھے سے نکلا۔ میں نے نیزہ کا پھل زمین کی طرف کیا اور اس کا اوپر والا حصہ نیچے کیا (تاکہ کوئی دیکھ نہ لے) اور میں اپنے گھوڑے کے پاس پہنچا اور اس پر سوار ہو گیا۔ اس نے مجھے ان کے قریب پہنچادیا۔ جب میں ان کے قریب ہوا تو میرا گھوڑا میرے سمیت گر پڑا۔ میں نے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف بڑھایا تاکہ فال نکالوں کہ میں ان کو نقصان پہنچاؤں یا نہیں۔ تو فال وہ نکلا جس کو میں پسند نہیں کرتا تھا۔ میں اپنے گھوڑے پر پھر سوار ہوا اور میں نے فال کی مخالفت کی۔ میرا گھوڑا مجھے ان کے مزید قریب لیا کہ میں محمد ﷺ کی قراءت سن سکتا تھا اور وہ میرے طرف متوجہ نہ ہوئے، جبکہ ابو بکر بار بار میری طرف دیکھ رہے تھے۔ میرے گھوڑے دونوں اگلے پیر گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور میں اس سے گر پڑا۔ پھر میں نے اس کو ڈانٹا تو وہ کھڑا ہو گیا۔ ابھی وہ پیر نہیں نکال پایا تھا اور نہ ہی سیدھا ہوا تھا کہ اس کے پیروں کے غبار سے آسمان دھوئے کی طرح بھرا ہوا تھا۔ میں نے پھر فال نکالا، تو وہی نکلا جس کو میں ناپسند کرتا تھا۔ تب میں نے ان کو امان کے لیے پکارا تو وہ رک گئے، میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا۔ میرے دل میں اس واقعہ سے یہ بات آئی کہ رسول اللہ ﷺ کا معاملہ ظاہر ہو کر رہے گا۔ میں نے ان سے کہا: آپ کی قوم نے آپ پر سو اونٹ کے انعام کا اشتہار دیا ہے اور ان کو وہ باتیں بتائیں جو لوگ ان کے بارے میں چاہتے تھے۔ میں نے اپنا زادِ راہ ان کے سامنے پیش کیا، لیکن آپ نے اسے قبول نہیں فرمایا۔ مگر یہ فرمایا: ہمارا بارے میں لوگوں کو نہ بتاؤں۔ مزید تاکید کے لیے میں نے ان سے التماس کی کہ میرے لیے امان لکھ دیں۔ تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو اس نے جلد کے ٹکڑے پر میرے لیے امان لکھ دی، پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔(۴)

اس حوالہ میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ اسلام سے پہلے بھی اشتہار بمعنی اعلان موجود تھا اور اس کو دوسروں تک اپنی بات پہنچانے یا کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

ب: قریش مکہ کے لیے اعلان

غزوہ بدر سے پہلے جب حضرت محمد مصطفی ﷺ اپنے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے لشکر کے ساتھ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ، جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔) کے قافلے کے لیے روانہ ہوئے اور یہ خبر ابوسفیان کو پہنچ گئی تو انہوں نے اپنے قافلے کو بچانے کی نیت سے ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دے کر یہ معاملہ کیا کہ وہ مکہ اعلان کرنے والے کی حیثیت سے جائے اور ان کے درمیان یہ اعلان کرے کہ محمد (ﷺ) اور ان کا لشکر تمہارے تجارتی قافلہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، لہذا اپنے قافلہ کی حفاظت کے لیے نکلو۔ جب یہ مکہ والوں کو پہنچی تو وہ اس کے لیے فورا کھڑے ہو گئے اور جنگ کے لیے نکلنے کی تیاری کی۔۔۔۔(۵)

اس واقعہ میں بھی اشتہار بمعنی اعلان کے بارے میں دلیل پائی جاتی ہے۔

ج: اذان نماز کے لیے اشتہار

اسلام میں ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے اور اس کے لیے لوگوں کو جمع کرنے کا جو طریقہ عہد نبوی میں اختیار کیا گیا وہ اذان ہے۔ اذان اس بات کا اشتہار اور اعلان ہے کہ نماز کا وقت آگیا اور مسلمان نماز کی طرف آئیں۔ اذان کے کلمات مندرجہ ذیل چیزوں کے اعلان پر مشتمل ہیں:

۱۔ اللہ رب العزت کی کبریائی، الله اکبر

۲۔ اللہ رب العزت کی وحدانیت اور شرک کی نفی، أشهد أن لا إله إلا الله

۳۔ حضرت محمد ﷺ کی رسالت، أشهد أن محمدا رسول الله

۴۔ سب سے افضل اور بہتر عبادت نماز کی طرف دعوت، حي على الصلاة

۵۔ فلاح دائمی یعنی آخرت کی طرف دعوت، حي على الفلاح

۶۔ آخر میں پھر اللہ رب العزت کی کبریائی اور وحدانیت کا اظہار ہے، الله اكبر، لا إله إلا الله(۶)

اذان سے بھی اشتہار بمعنی اعلان کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

د: کعب بن مالکؓ کا قصہ

کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی مشہور حدیث ہے جو صحیحین میں بھی موجود ہے اور دیگر سیرت کی کتابوں میں بھی کہ غزوہ تبوک کے موقع پر جب غزوہ میں شریک نہ ہوئے اور آنحضرت ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس تشریف لے آئے تو وہ لوگ جو غزوہ میں شریک نہ ہوئے تھے آپ ﷺ کے پاس آتے اور اپنا عذر پیش کرتے اور آپ ﷺ ان سے کوئی تعرض نہ کرتے اور نہ ہی ان سے ناراض ہوتے۔ میں نے سچ بولنے کا ارادہ کیا اور جا کے سچ بول دیا کہ مجھے کوئی قابل ذکر عذر نہیں تھا، لیکن پھر بھی میں غزوہ میں شریک نہیں ہوا۔ اس پر آپ ﷺ نے اللہ تعالی کے حکم سے مجھ سے پچاس دن مقاطعہ فرمایا۔ اس کے بعد ان کے الفاظ یہ ہیں: میں اسی حال میں بیٹھا تھا جس کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ میرا دم گھٹ رہا تھا اور زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی تھی، کے میں نے ایک اعلان کرنے والے کو سلع کے پہاڑ سے باآواز بلند یہ کہتے سنا: اے کعب بن مالک بشارت قبول کرو! تو میں سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ یقیناً کشادگی آ پہنچی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد ہماری توبہ کا اعلان فرمایا۔۔۔(۷)

اس حدیث سے بھی اشتہار بمعنی اعلان کا ثبوت ملتا ہے۔

ح: مسجد میں گمشدہ کا اشتہار

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ کے تذکرہ میں ان کی یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ جس کو مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے سنو، تو تین دفعہ کہو: اللہ تمہیں ہلاک کرے۔ اور جس کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو تین دفعہ کہو: تمہیں وہ چیز نہ ملے۔ اور جس کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو، تو اسے کہو: اللہ تعالی تمہاری تجارت میں برکت نہ دے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔(۸)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ کے اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں اشتہار بمعنی اعلان رائج تھا۔

ط: گمشدہ چیز اور اشتہار

حضرت محمد مصطفی ﷺ سے گمشدہ چیز (لقطہ) کے بار میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک سال تک اعلان کرو، اگر اس کا لینے والا آ گیا تو اسے دے دو، ورنہ اس کے تھیلے اور اس کے باندھنے والے دھاگے کو یاد رکھو اور اسے کھالو (یا استعمال کرلو) اس کے بعد اگر اس کا لینے والا آئے تو اسے وہ دے دو۔(۹)

اس حدیث سے بھی اشتہار بمعنی اعلان کا ثبوت ملتا ہے۔

ی: حضرت نوح علیہ السلام کا فرمان

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے حضرت نوح علیہ السلام کا فرمان نقل کیا ہے کیا ہے: ثم إني أعلنت لهم وأسررت لهم إسرارا۔(۱۰) 'پھر میں نے ان کو اعلانیہ بھی کہا اور چپکے سے بھی کہا۔' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سب کے سامنے کھول کر کسی بات کو بیان کرنے کو اس وقت بھی اعلان کہا جاتا تھا۔

۲۔ عہد نبوی میں تجارتی اشتہار

عہد نبوی میں جس طرح اشتہار بمعنی اعلان موجود تھا، اسی طرح تجارتی اشتہار بھی موجود تھا۔ جس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

الف: غلہ بیچنے والے کا قصہ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس ڈھیر میں ڈالا تو آپ ﷺ کی انگلیاں گیلی ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے غلہ فروش! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ نے اس گیلے حصے کو اوپر کیوں نہیں کیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں؟ پھر فرمایا: جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔(۱۱)

اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے ان صاحب کے اس عمل پر نکیر فرمائی جس میں دھوکہ محسوس ہو رہا تھا۔ غلہ کو سب کے سامنے پیش کرنے پر آپ ﷺ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ یہ طریقہ اس زمانہ کے تجارتی اشتہار کی ایک صورت تھی کہ لوگ اپنے سامان کو ایسی جگہ رکھ دیتے تھے جہاں سے گزرنے والے لوگوں کی نظریں اس پر پڑیں اور وہ ان کے خریدنے کی طرف متوجہ ہوں۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تجارتی اشتہار اپنی ذات میں جائز ہے، البتہ اس کا دھوکہ اور فریب سے پاک ہونا ضروری ہے۔

ب: حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ کی حدیث

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ شام سے تجارتی قافلہ آپہنچا۔ لوگ اس قافلے کی طرف چلے گئے یہاں تک کے صرف بارہ آدمی رہ گئے (ایک روایت میں ہے کہ میں ان میں سے تھا۔) تو سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی: وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما۔(۱۲) ایک روایت میں ہے کہ حضرت اُبو بکر اور عمر رضی اللہ عنھما ان

میں تھے۔ کلبی وغیرہ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ جو وہ تجارتی سامان لایا تھا وہ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی تھے اور اس وقت خشک سالی اور مہنگائی تھی۔ وہ ایسی تمام چیزیں لائے تھے جن کی لوگوں کو ضرورت تھی جیسے: گندم اور آٹا وغیرہ۔ تو وہ مدینہ کے بازار میں واقع جگہ جس کا نام 'احجار الزیت' تھا، میں اترے اور طبل بجا کر اپنے آنے کا لوگوں کو اشتہار دیا۔ تب لوگ ان کی طرف گئے سوائے بارہ آدمیوں کے۔(۱۳)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور جمعہ نماز پڑھ لی تھی۔ ایک آدمی آیا اور کہا: دحیہ بن خلیفہ کلبی تجارتی سامان لے کر آئے ہیں۔ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ جب آتے تھے تو ان کے گھر والے دف بجا کر ان کا استقبال کرتے تھے (یا لوگوں کو تجارتی سامان کے پہنچنے کی اطلاع دیتے تھے)۔ لوگ (خطبہ چھوڑ کر) نکل کھڑے ہوئے اور انہوں نے سمجھا کہ خطبہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ تو اللہ تعالی نے یہ نازل فرمائی: وإذا رأوا۔(۱۴) مندرجہ بالا روایت سے اشتہار کی ایک رائج صورت کا ثبوت ملتا ہے کہ لوگوں کو اپنے سامان کی طرف متوجہ کرنے کے لیے طبل یا دف بجائی جاتی تھی۔

ج: حضرت زاہرؓ کی حدیث

حضرت رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ گاؤں کے ایک آدمی تھے جن کا نام زاہر تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کو گاؤں کا تحفہ دیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اس کو ساز و سامان سے نوازتے تھے جب وہ اپنے گاؤں روانہ ہوتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً زاہر ہمارا دیہات ہے اور ہم اس کے شہر ہیں۔ نبی ﷺ اس سے محبت فرماتے تھے اور وہ خوش شکل نہیں تھے۔ نبی ﷺ اس کے پاس آئے اور وہ اپنا سامان فروخت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں پیچھے سے اپنی باہوں میں لے لیا کہ وہ آپ ﷺ کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ انہوں نے کہا: مجھے چھوڑ دو، آپ کون ہو؟ پھر انہوں نے نبی ﷺ کو پہچان لیا اور وہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش نہیں کر رہے تھے یہاں تک کے انہوں نے اپنی پیٹھ کو نبی ﷺ کے پیٹ سے نہیں ملا دیا۔ رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: یہ غلام کون خریدے گا؟ تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر تو آپ ﷺ مجھے بے قیمت پائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: لیکن آپ اللہ تعالی کے نزدیک بے قیمت نہیں ہیں یا فرمایا: آپ اللہ تعالی کے نزدیک بہت قیمت والے ہیں۔(۱۵) اس حدیث میں موجود یہ الفاظ 'یہ غلام کون خریدے گا' تجارتی اشتہار پر دلالت کرتے ہیں۔

د: عہد نبوی میں صحابہؓ کا طرزِ عمل

حضرت محمد ﷺ کے زمانہ میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین اپنا سامان مدینہ کے بازار میں فروخت کرنے کے لیے پیش کرتے تھے اور پھر خود لوگوں کو بلانے کے لیے اور اپنے سامان کی طرف متوجہ کرنے کے لیے آواز لگاتے یا اپنے غلام اور لڑکوں کے ذریعہ یہ کام سرانجام دیتے۔ اپنا سامان پیش کرنے اور آواز لگانے کا یہ طریقہ تجارتی اشتہار کے طریقوں میں سے ابتدائی طریقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں کسی قسم کا انکار موجود نہیں۔ تو یہ آپ ﷺ سے تجارتی اشتہار کے معاملہ میں اقرار سمجھا جائے گا۔(۱۶)

ہ: عہد نبوی میں دلال اور سمسار

آج اشتہار دینے والے واسطہ کی حیثیت پرانے وقتوں کے سمسار اور دلال جیسی ہے، جو خریدار اور فروخت کرنے والے کے درمیان رابطہ کا ذریعہ بنتے تھے اور انہی کی وجہ سے ان دونوں کا رابطہ ممکن ہو سکتا تھا۔ سمسار اور دلال سامان بیچنے والے کے لیے اشتہار کا کام کرتے ہیں اور پھر اس پر اپنی

اجرت وصول کرتے ہیں۔عہد نبوی میں سمسرہ اور دلالی موجود تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دی تھی اور ان کے لیے ہدایات بھی جاری فرمائیں تھیں۔

حضرت قیس بن أبی غزرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے، انہوں نے فرمایا:رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہمیں 'سماسرہ' کہا جاتا تھا۔رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے اس سے بہتر نام سے پکارا اور فرمایا:اے تاجروں کے گروہ!یقیناخرید وفروخت کے معاملہ میں لغو اور قسم آجاتے ہیں تو آپ لوگ اس معاملہ کے ساتھ صدقہ کو بھی ملالیا کرو۔(۱۷)اس فرمان سے آپ ﷺ کا اشارہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف ہے:إن الحسنات يذهبن السيئات۔(۱۸)

و:حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا عمل

حضرت أقمر رحمہ اللہ تعالی سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے علی بن أبی طالبؓ کو کوفہ کے بازار میں اپنی تلوار لہراتے ہوئے اعلان کرتے دیکھا۔وہ فرمارہے تھے: مجھ سے میری یہ تلوار کون خریدے گا، اللہ کی قسم میں نے اس سے رسول اللہ ﷺ سے بہت ساری پریشانیوں کو دور کیا ہے۔اگر میرے پاس اِزار کے پیسے ہوتے تو میں اس کو کبھی نہ بیچتا۔(۱۹)

خلاصہ بحث

خدمات، مصنوعات، ہدایات اور خرید وفروخت کے اشتہار کا تصور کوئی نئی چیز نہیں، بلکہ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں مختلف مواقع پر اس کی مثالیں ملتی ہیں، جن میں سے کچھ کا ذکر اس مقالہ میں کیا گیا ہے اور یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مختلف ضروریات کے تحت اشتہار کو عہد نبوی علی صاحبہ الصلوٰت والتسلیمات میں بھی استعمال کیا جاتا تھا، البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ان اشتہارات کی بنیاد سچائی، دیانت داری، عدل اور خیر خواہی پر تھی۔ایک اور بات جو ان مثالوں سے ظاہر ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ اس وقت اشتہار کا مقصد صرف دنیاوی مفاد نہیں تھا، بلکہ عوام الناس کی اصلاح، خیر خواہی اور فلاح بھی تھا۔

موجودہ زمانہ میں اگرچہ اشتہارات کی صورتیں زیادہ اور ترقی یافتہ ہو چکی ہیں، مگر ان کو سنوارنے میں مذکورہ بالا اچھائیوں کو داخل کرنے کی اشد ضرورت ہے، جیسے آج کل کے اشتہارات ان اشتہارات سے اخلاقیات، سچائی اور دیانت کے حوالے سے رہنمائی لے سکتے ہیں۔اس طرح جدید اشتہارات نہ صرف اسلامی اصولوں کے ہم آہنگ ہو سکیں گے، بلکہ ایک مثبت اور صحت مند معاشرے کی تشکیل بھی کر سکیں گے۔

حوالہ جات وحواشی:

1. Muhammad Ekramol Islam and Muhammad Zahedul Alam. (December 2013). Advertising: An Islamic Perspective, International Journal of Ethics in Social Sciences, Vol.1, No.1

۲۔ محمد مبشر نذیر، (۲۰۰۳ء)، ایڈورٹائزنگ کا اخلاقی پہلو سے جائزہ، ویب سائٹ: http://www.mubashirnazir.org/ER/L0007-00-Advertising.htm تاریخ استفادہ: ۱۳۔۰۸۔۲۰۱۸ء

Muḥammad Mubashshir Naẓīr, (2003), Aiḍvarṭā’ziṅg kā akhlāqī pehlu se jā’izah, website: http://www.mubashirnazir.org/ER/L0007-00-Advertising.htm (accessed August 13, 2018).

۳۔ مناصیر، علی عبد الکریم محمد، (۲۰۰۷ء) الإعلانات التجاریۃ مفھوما وأحکامھا فی الفقہ الإسلامی، ط: کلیۃ الدراسات العلیا بالجامعۃ الأردنیۃ، ہامش ص: ۱۹

Manāṣīr, ʿAlī ʿAbd al-Karīm Muḥammad. (2007), Al-Iʿlānāt al-tijārīyah: mafhūman wa-aḥkāmuhā fī al-fiqh al-islāmī, Master’s Thesis, Kullīyat al-Dirāsāt al-ʿUlyā, al-Jāmiʿah al-Urdunīyah, n.p., 19.

۴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، (۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء)، الجامع الصحیح، ط: دار ابن کثیر یمامہ بیروت، ج: ۳، ص: ۱۴۲۰؛ کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، (س ن) سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبۃ: المعارف جامعہ حسینیہ شہداد پور سندھ، ج: ۱، ص: ۳۹۲۔۳۹۴

al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. (1407 AH/1987 CE), al-Jāmiʿ al-ṣaḥīḥ, ed. Dār Ibn Kathīr, al-Yamāmah, Bayrūt, vol. 3, p. 1420; Kāndhlawī, Mawlānā Muḥammad Idrīs, (n.d.), Sīrat Muṣṭafá ṣallá Allāh ʿalayhi wa-sallam, Maktabat al-Maʿārif, Jāmiʿah Ḥusainiyyah, Shahdādpūr, Sindh, vol. 1, pp. 392–394.

۵۔ الجوزی، محمد بن أبی بکر ابن القیم، (۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۶ء) زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، ط: مؤسسۃ الرسالۃ، مکتبۃ المنار الإسلامیۃ بیروت، الکویت، ج: ۳، ص: ۱۵۳

al-Jawzī, Muḥammad ibn Abī Bakr Ibn al-Qayyim. (1407 AH/1986 CE), Zād al-maʿād fī hudá khayr al-ʿibād, Muʾassasat al-Risālah, Maktabat al-Manār al-Islāmiyyah, Bayrūt–Kuwait, vol. 3, p. 153.

۶۔ کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، (س ن) سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبۃ: المعارف جامعہ حسینیہ شہداد پور سندھ، ج: ۱، ص: ۴۴۱

Kāndhlawī, Mawlānā Muḥammad Idrīs, (n.d.), Sīrat Muṣṭafá ṣallá Allāh ʿalayhi wa-sallam, Maktabat al-Maʿārif, Jāmiʿah Ḥusainiyyah, Shahdādpūr, Sindh, vol. 1, p. 441.

۷۔ بوطی، محمد سعید رمضان، (۱۴۱۱ھ، ۱۹۹۱ء) فقہ السیرۃ النبویۃ، ط: دار الفکر معاصر بیروت، دار الفکر دمشق، ص: ۴۴۰

al-Būṭī, Muḥammad Saʿīd Ramaḍān. (1411 AH/1991 CE), Fiqh al-sīrah al-nabawiyyah, Dār al-Fikr al-Muʿāṣir, Bayrūt / Dār al-Fikr, Dimashq, p. 440.

۸۔ أبو نعیم، أحمد بن عبد اللہ بن أحمد الأصبھانی، (۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء)، معرفۃ الصحابۃ، مکتبہ: دار الوطن للنشر الریاض، ج: ۱، ص: ۵۰۵

Abū Nuʿaym, Aḥmad ibn ʿAbd Allāh ibn Aḥmad al-Aṣbahānī. (1419 AH/1998 CE), Maʿrifat al-ṣaḥābah, Dār al-Waṭan li-al-Nashr, Riyāḍ, vol. 1, p. 505.

۹۔ سجستانی، أبو داوٗد سلیمان بن أشعث، (س ن) السنن، ط: دار الکتاب العربی بیروت، ج: ۲، ص: ۶۵

Sijistānī, Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ashʿath, (n.d.), al-Sunan, Dār al-Kitāb al-ʿArabī, Bayrūt, vol. 2, p. 65.

۱۰۔ سورۃ النوح، رقم الآیۃ: ۹

The Quran, Sūrat Nūḥ, verse 9.

۱۱۔ ترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی، (س ن)، السنن، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، ج: ۳، ص: ۶۰۲۔ أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الأندلسی، (۱۴۱۵ء)، ریاض الجنۃ بتخریج أصول السنۃ، مکتبۃ الغرباء الأثریۃ المدینۃ المنورۃ، ص: ۲۴۹

al-Tirmidhī, Abū ʿĪsá Muḥammad ibn ʿĪsá, (n.d.), al-Sunan, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, Bayrūt, vol. 3, p. 606; Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn ʿAbd Allāh al-Andalusī, (1415 AH), Riyāḍ al-jannah bi-takhrīj uṣūl al-sunnah, Maktabat al-Ghurbāʾ al-Athariyyah, al-Madīnah al-Munawwarah, p. 249.

۱۲۔ سورۃ الجمعہ، رقم الآیۃ:۱۱

Sūrat al-Jumʿah, verse 11.

۱۳۔ قرطبی، أبوعبد اللہ محمد بن أحمد، (۱۳۸۴ھ، ۱۹۶۴ء) الجامع لأحکام القرآن، ط: دار الکتب المصریۃ القاہرہ، ج:۱۸، ص:۱۰۹۔ الشحود، علی بن نایف، موسوعۃ الدفاع عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، (س ن)، شاملہ، ج:۴، ص:۷۴

al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. (1384 AH/1964 CE), al-Jāmiʿ li-aḥkām al-Qurʾān, Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, al-Qāhirah, vol. 18, p. 109; al-Shuḥūd, ʿAlī ibn Nāyif, Mawsūʿat al-difāʿ ʿan Rasūl Allāh ṣallá Allāh ʿalayhi wa-sallam, (n.d.), Shamela, vol. 4, p. 74.

۱۴۔ قرطبی، أبوعبد اللہ محمد بن أحمد، (۱۳۸۴ھ، ۱۹۶۴ء) الجامع لأحکام القرآن، ط: دار الکتب المصریۃ القاہرہ، ج:۱۸، ص:۱۱۰

al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. (1384 AH/1964 CE), al-Jāmiʿ li-aḥkām al-Qurʾān, Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, al-Qāhirah, vol. 18, p. 110.

۱۵۔ بغوی، حسین بن مسعود، (۱۴۰۹ھ، ۱۹۸۹ء)، الأنوار فی شمائل النبی المختار، ط: الضیاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ص:۱۴۷۔ أبو یعلی، أحمد بن علی، (۱۴۰۴ھ، ۱۹۸۴ء) المسند، ط: دار المأمون للتراث دمشق، ج:۶، ص:۱۷۳

al-Baghawī, Ḥusayn ibn Masʿūd. (1409 AH/1989 CE), al-Anwār fī shamāʾil al-Nabī al-Mukhtār, al-Ḍiyāʾ li-al-Ṭibāʿah wa-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, Bayrūt, p. 147; Abū Yaʿlá, Aḥmad ibn ʿAlī. (1404 AH/1984 CE), al-Musnad, Dār al-Maʾmūn lil-Turāth, Dimashq, vol. 6, p. 173.

۱۶۔ صلاحین، عبد المجید، (۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴ء)، الإعلانات التجاریۃ أحکامھا وضوابطھا فی الفقہ الإسلامی، مجلۃ الشریعۃ والقانون، جامعۃ الإمارات العربیۃ المتحدۃ، العدد:۲۱، ص:۳۵

Ṣalāḥīn, ʿAbd al-Majīd. (1425 AH/2004 CE), al-Iʿlānāt al-tijārīyah: aḥkāmuhā wa-ḍawābiṭuhā fī al-fiqh al-islāmī, Majallat al-Sharīʿah wa-al-Qānūn, Jāmiʿat al-Imārāt al-ʿArabiyyah al-Muttaḥidah, no. 21, p. 35.

۱۷۔ سجستانی، أبو داؤد سلیمان بن أشعث، (س ن) السنن، ط: دار الکتاب العربی بیروت، ج:۳، ص:۲۴۶

Sijistānī, Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ashʿath, (n.d.), al-Sunan, Dār al-Kitāb al-ʿArabī, Bayrūt, vol. 3, p. 246.

۱۸۔ سورۃ الھود، رقم الآیۃ:۱۱۴

Sūrat Hūd, verse 114.

۱۹۔ طبرانی، سلیمان بن أحمد، (۱۴۱۵ھ) المعجم الأوسط، ط: دار الحرمین القاہرۃ، ج:۷، ص:۱۷۴

al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. (1415 AH), al-Muʿjam al-awsaṭ, Dār al-Ḥaramayn, al-Qāhirah, vol. 7, p. 174.